102260 ـ ٹخنوں سے نیچے لباس رکھنے میں جمہور علماء کا مذہب

سوال

میں نے سنا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے فعل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ فرمانا کہ: " تم ان میں سے نہیں ہو " یعنی جو تکبر سے ایسا کرتے ہیں کی بنا پڑ جمہور علماء کرام لباس ٹخنوں سے نیچے رکھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں، کیا یہ بات صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب مرد اپنا لباس غرور و تکبر کے ساتھ ٹخنوں سے نیچے رکھے تو علماء کرام کے ہاں بغیر کسی اختلاف کے حرام بلکہ یہ کبیرہ گناہ ہے.

اور سوال نمبر (762) کے جواب میں اس کی حرمت پر دلالت کرنے والی بعض احادیث بیان کی گئی ہیں، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن بغیر کسی غرور و تکبر کے لباس ٹخنوں سے نیچے رکھنے کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایاجاتا ہے، اس مسئلہ میں ان کے تین قول پائے جاتے ہیں:

پہلا قول:

حرام ہے.

دوسرا قول:

مکروہ ہے.

تیسرا قول:

بغیر کسی کراہت کے جائز ہے.

اور مذاہب اربعہ کے جمہور علماء کرام اس کی عدم حرمت کے قائل ہیں، ذیل میں ہم مذاہب اربعہ کے علماء کرام کے اقوال پیش کرتے ہیں:

ابن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ایك قیمتی چادر زیب تن كی اور وہ اسے زمین پڑ گھسیٹ كر چل رہے تھے، تو انہیں كہا گیا:

كیا ہمیں اس سے منع نہیں كیا گیا ؟

تو وہ كہنے لگے: یہ ممانعت تو صرف غرور و تكبر كرنے والوں كے لیے ہے، اور ہم ان میں سے نہیں " انتہی

دیكھیں: الآداب الشرعیۃ (3 / 521)، اور الفتاوی الہندیۃ (5 / 333) بھی دیكھیں.

اور مالكیہ كے ہاں حرام ہے، بعض مالكی مثلا ابن عربی اور قرافي اسے حرام قرار دیتے ہیں.

ابن عربی كہتے ہیں:

مرد كے لیے اپنا لباس ٹخنوں سے نیچے ركھ كر یہ كہنا جائز نہیں كہ میں تكبر تو نہ كرتا؛ كیونكہ نہی اسے لفظا بھی شامل ہے، اور اس كی علت كو بھی شامل ہے، اور لفظا حكم كو شامل كرتے ہوئے اس كا یہ كہنا جائز نہیں كہ میں اس میں شامل نہیں ہوتا كیونكہ مجھ میں وہ علت نہیں ہے، كیونكہ یہ شریعت كے مخالف ہے، اور اس كا یہ دعوی تسلیم نہیں كیا جائیگا، بلكہ اس كا اپنی چادر وغیرہ لباس ٹخنوں سے نیچے ركھنا ہی تكبر ہے، تو اس میں اس كا جھوٹ قطعی طور پر معلوم اور واضح ہے "

دیكھیں: عارضۃ الاحوذی (7 / 238).

اور كچھ مالكی اس كو كراہت كا حكم دیتے ہیں حرمت كا نہیں.

حافظ ابن عبد البر " التمہید " میں رقمطراز ہیں:

" یہ حدیث اس پر دلالت كرتی ہے كہ جس كسی نے بھی اپنی چادر بغیر كسی تكبر اور غرور كے ٹخنوں كے نیچے ركھی تو مذكورہ وعید میں وہ شامل نہیں ہو گا، لیكن اس كے باوجود چادر اور قمیص وغیرہ لباس ٹخنوں سے نیچے ركھنا ہر حال میں مذموم ہے " انتہی

دیكھیں: التمہید (3 /244).

اور حاشیۃ العدوی میں درج ہے:

" حاصل یہ ہوا كہ: اگر بغیر تكبر و غرور كے لباس ٹخنوں سے نیچے ركھا جائے تو اس میں وارد شدہ نصوص كا آپس

میں تعارض ہے، چنانچہ ۔ مالکی علماء میں سے ۔ " الحطاب " اسے حرام نہیں بلکہ مکروہ قرار دیتے ہیں، اور ۔ امام قرافی کی کتاب " الذخيرة " میں اس کی حرمت بیان ہوئی ہے.

اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ: اس سے متعین یہ ہوا کہ یہ شدید قسم کی کراہت میں شامل ہے " انتہی.

دیکھیں: حاشية العدوی (2 / 453).

اور شافعی حضرات نے بیان کیا ہے کہ غرور و تکبر کے ساتھ حرام ہے وگرنہ نہیں.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

امام شافعی کا کہنا ہے: نماز وغیرہ میں غرور و تکبر کے ساتھ سدل کرنا جائز نہیں، لیکن بغیر تکبر و غرور کے نماز میں سدل کرنا ہلکا ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب یہ عرض کیا کہ میری چادر کی ایك سائڈ نیچے ہو جاتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا:

" تم ان میں سے نہیں ہو " انتہی.

دیکھیں: المجموع (3 / 177).

اور شرح مسلم میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر تکبر و غرور کے لیے کپڑا اور لباس ٹخنوں سے نیچے رکھا جائے تو جائز نہیں، لیکن اگر بغیر غرور و تکبر کے ہو تو یہ مکروہ ہے، تکبر کے ساتھ لباس نیچے رکھ کر کھینچنے والی احادیث کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ تکبر کے ساتھ مخصوص ہے، امام شافعی نے فرق بیان کیا ہے " انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (14 / 62).

اور بعض شافعی حضرات مثلا امام ذہبی اور حافظ ابن حجر وغیرہ نے حرمت کا قول اختیار کیا ہے.

امام ذہبی رحمہ اللہ نےلباس ٹخنوں سے نیچے رکھ کر یہ کہنا کہ میں یہ تکبر کے ساتھ تو نہیں کرتا اس کا رد کرتے ہوئے کہا ہے:

" تو آپ اسے دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر بھی کرتا اور پھر اپنے حماقت سے پر نفس کو اس سے بری بھی کرتا اور ایك عام اور مستقل نص پر اعتماد کرنے کی کوشش کرتا ہے جسے ایك دوسری مستقل نص تکبر کے معنی کو خاص کرتی

ہے!

اور وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے قول:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری چادر نیچی ہو جاتی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے ابو بکر تم ان میں شامل نہیں جو غرور و تکبر کے ساتھ ایسا کرتے ہیں "

تو ہم یہ کہتے ہیں: پہلی بات تو یہ ہےکہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اپنی چادر اس طرح نہیں باندھتے تھے کہ ٹخنوں پر ہوتی، بلکہ وہ اسے ٹخنوں سے اوپر باندھا کرتے تھے، لیکن بعد میں وہ ڈھیلی ہو جایا کرتی تھی.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان یہ ہے:

" مومن کا لباس نصف پنڈلی تك ہوتا ہے، اور جو اس اور ٹخنوں کے درمیان ہو اس میں کوئی حرج نہیں "

تو ممانعت میں وہ شخص بھی بالکل اسی طرح ہے جو اپنا لباس اور سلوار ٹخنوں سے نیچے رکھ کر سلوائے، اور بازو کے کف زائد رکھنا بھی اسی میں شامل ہوتے ہیں، اور یہ سب کچھ دلوں میں چھپے ہوئے غرور و تکبر میں سے ہے " انتہی.

دیکھیں: اعلام سیر النبلاء (3 / 234).

اور حنابلہ نے بھی اس کی عدم حرمت بیان کی ہے.

الاقناع میں درج ہے:

" بغیر کسی ضرورت کے مرد کا ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنا مکروہ ہے " انتہی مختصرا.

دیکھیں: الاقناع (1 / 139).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قمیص اور چادر اور سلوار پائجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا مکروہ ہے؛ اور اگر کوئی شخص غرور و تکبر کی بنا پر ایسا کرے تو یہ حرام ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (2 / 298).

اور ابن مفلح كہتے ہيں:

" شيخ تقى الدين ابن تيمہ رحمہ اللہ نے اس كى عدم حرمت اختيار كى ہے، اور كراہت اور عدم كراہت كے بارہ ميں كچھ نہيں كہا " انتہى.

ديكھيں: الآداب الشرعية (3 / 521).

اور شرح العمدة لشيخ الاسلام ابن تيمية صفحہ (361 - 362) بھى ديكھيں.

اور الصنعانى رحمہ اللہ نے حرمت والا قول اختيار كيا ہے، اور اس سلسلہ ميں ايك كتاب بھى لكھى ہے جس كا نام " استيفاء الاقوال في تحريم الاسبال على الرجال " ركھا ہے.

اور ہمارے معاصر علماء كرام مثلا شيخ ابن باز اور شيخ ابن عثيمين رحمہما اللہ اور شيخ ابن جبرين اور شيخ صالح الفوزان اور مستقل فتوى كميٹى كے ممبر علماء كرام وغيرہ نے بھى حرمت والا قول ہى اختيار كيا ہے.

آپ مزيد اجتہادى مسائل كى معرفت كے ليے سوال نمبر (70491) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .